درس تفسیر

ترجمہ	:	آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
خلاصہ تفسیر	:	بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر	:	معارف القرآن از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر میں اردو ترجمہ	:	شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بفیضِ	:	محبوب العلماء و صلحاء حضرت شیخ مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
مدرس	:	حضرت شیخ مولانا سید کاشف کریم نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

حنانہ
Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573
www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

+966 562333573

www.rememberallah.org

تعلیمی و تربیتی آن لائن سلسلہ دروس

Deen Essentials for Men
Every Monday Evening

Deen Essentials for Women
Every Monday & Wednesday Morning

Islamic History & Etiquettes
Every Saturday after Zuhr till Asr (KSA time)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

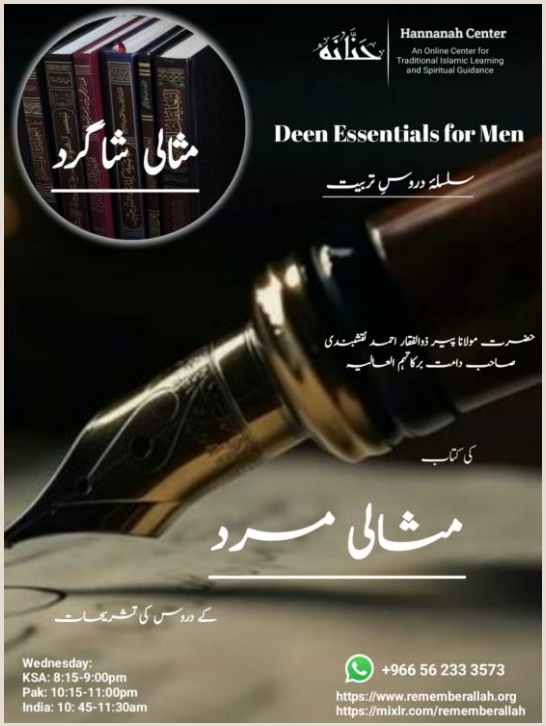
تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

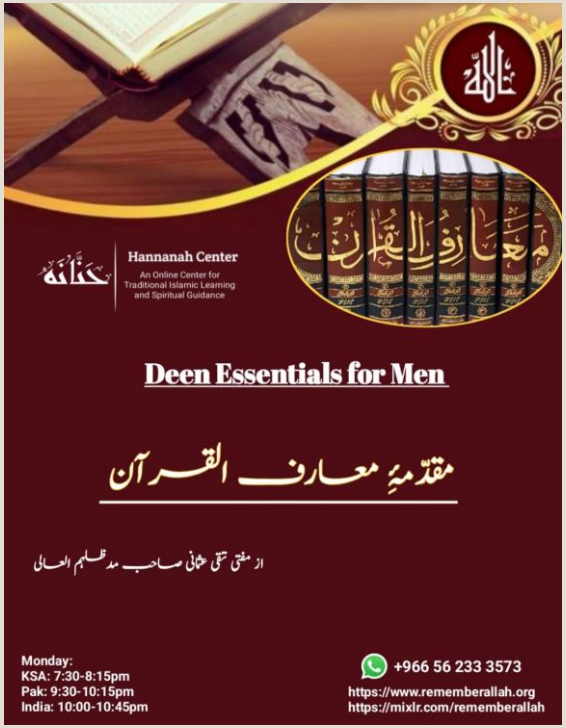
+966 562333573

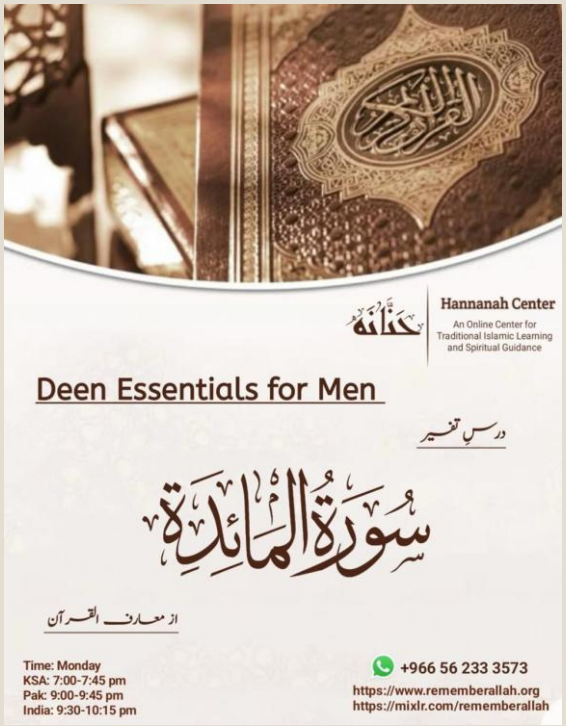
www.rememberallah.org

Deen Essentials for Men

Every Monday Evening









Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

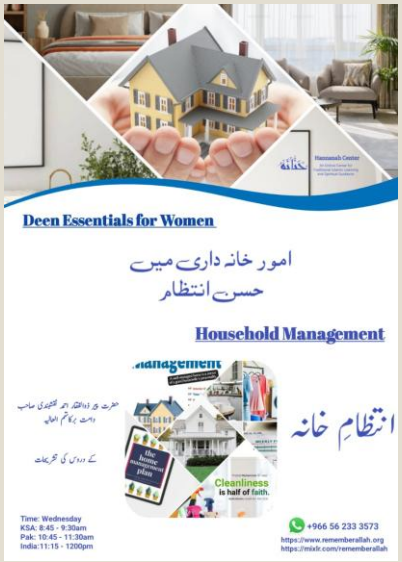
+966 562333573

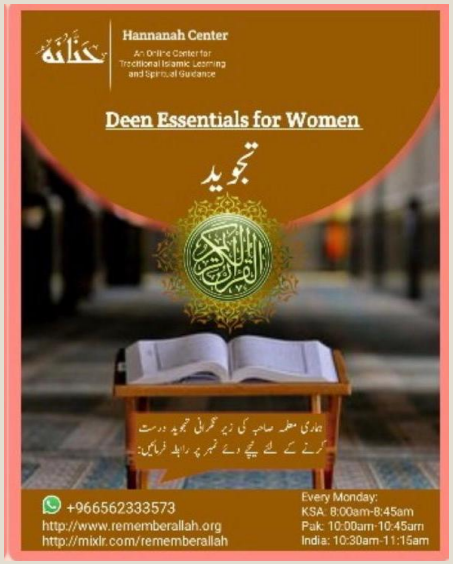
www.rememberallah.org

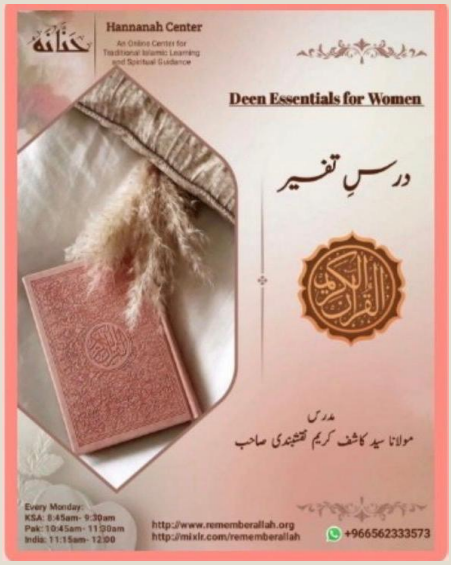
Deen Essentials for Women

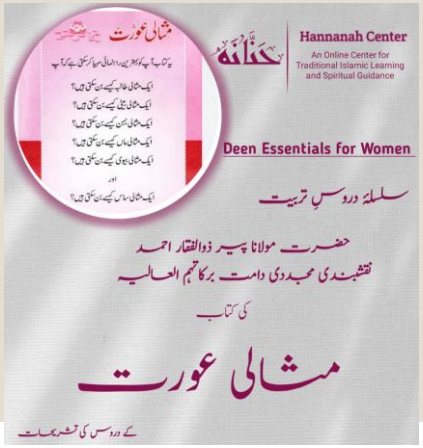
Every Monday & Wednesday Morning















Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

+966 562333573

www.rememberallah.org

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

Islamic History & Etiquettes

Every Saturday after Zuhr till Asr (KSA time)



Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

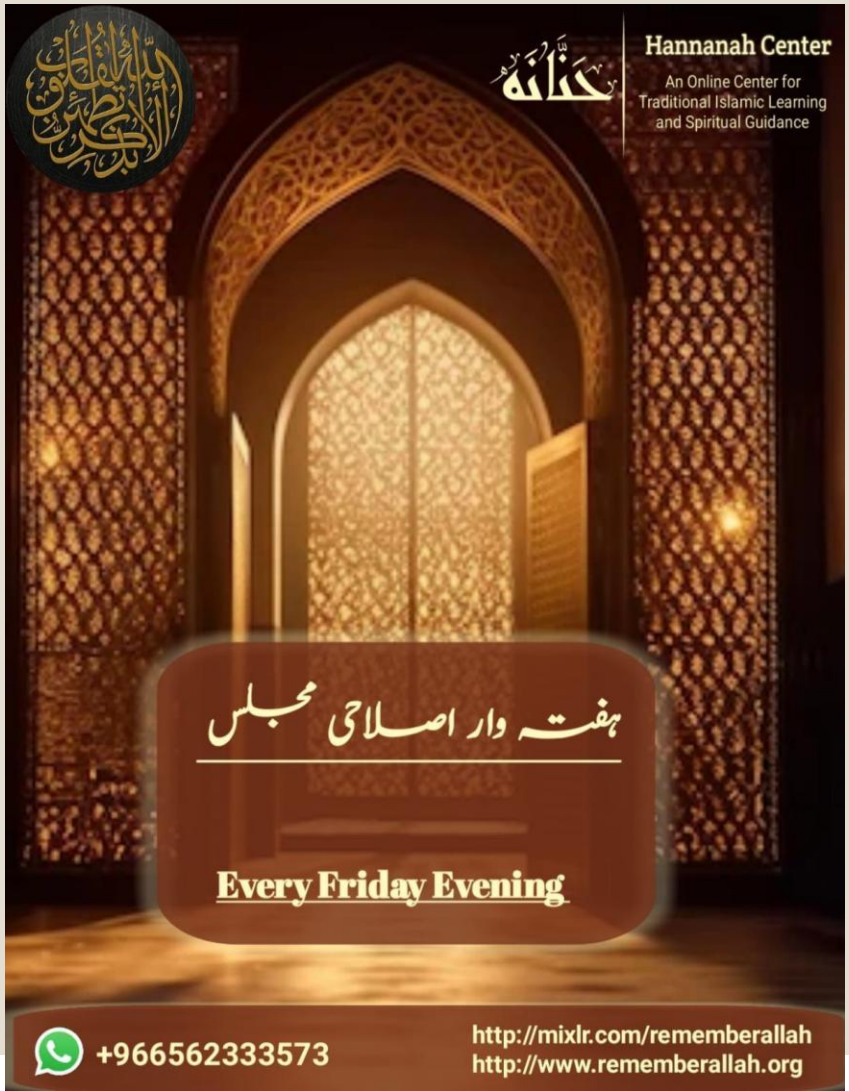
+966 562333573

www.rememberallah.org

تعارف - حنانہ سینٹر آن لائن

ہفتہ وار اصلاحی مجلس

Every Friday after Asr (KSA time)



ہفتہ وار مجلس ذکر

Every Friday after Ishraq (KSA time)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

صدق الله العظيم وصدق رسوله الكريم . سبحان ربك رب العزة عما يصفون. وسلام على المرسلين . والحمد لله رب العالمين

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم

اللهم أَرِنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأرِنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

ربنا زدنا علما

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ
تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

يٰٓاَيُّهَا : اے الرَّسُوْلُ : رسول لَا يَحْزُنْكَ : آپ کو غمگین نہ کریں الَّذِيْنَ : جو لوگ يُسَارِعُوْنَ : جلدی کرتے ہیں فِي : میں الْكُفْرِ : کفر مِنَ : سے الَّذِيْنَ : جو لوگ قَالُوْٓا : انہوں نے کہا اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے بِاَفْوَاهِهِمْ : اپنے منہ سے (جمع) وَ : اور لَمْ تُؤْمِنْ : مومن نہیں قُلُوْبُهُمْ : ان کے دل وَمِنَ : اور سے الَّذِيْنَ هَادُوْا : وہ لوگ جو یہودی ہوئے سَمّٰعُوْنَ : جاسوسی کرتے ہیں لِلْكَذِبِ : جھوٹ کے لیے سَمّٰعُوْنَ : وہ جاسوس ہیں لِقَوْمٍ : جماعت کے لیے اٰخَرِيْنَ : دوسری لَمْ يَاْتُوْكَ : وہ آپ تک نہیں آئے يُحَرِّفُوْنَ : وہ پھیر دیتے ہیں الْكَلِمَ : کلام مِنْۢ بَعْدِ : بعد مَوَاضِعِهٖ : اس کے ٹھکانے يَقُوْلُوْنَ : کہتے ہیں اِنْ اُوْتِيْتُمْ : اگر تمہیں دیا جائے هٰذَا : یہ فَخُذُوْهُ : اس کو قبول کرلو وَاِنْ : اور اگر لَّمْ تُؤْتَوْهُ : یہ تمہیں نہ دیا جائے فَاحْذَرُوْا : تو اس سے بچو وَمَنْ : اور جو۔ جس يُّرِدِ اللّٰهُ : اللہ چاہے فِتْنَتَهٗ : گمراہ کرنا فَلَنْ تَمْلِكَ : تو ہرگز نہ آسکے گا لَهٗ : اس کے لیے مِنَ : سے اللّٰهِ : اللہ شَيْـًٔا : کچھ اُولٰٓئِكَ : یہی لوگ الَّذِيْنَ : وہ لوگ جو لَمْ يُرِدِ : نہیں چاہا اللّٰهُ : اللہ اَنْ : کہ يُّطَهِّرَ : پاک کرے قُلُوْبَهُمْ : ان کے دل لَهُمْ : ان کے لیے فِي الدُّنْيَا : دنیا میں خِزْيٌ : رسوائی وَّلَهُمْ : اور ان کے لیے فِي : میں الْاٰخِرَةِ : آخرت عَذَابٌ : عذاب عَظِيْمٌ : بڑا

اے پیغمبر! جو لوگ کفر میں بڑی تیزی دکھا رہے ہیں وہ تمہیں غم میں مبتلا نہ کریں (32) یعنی ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے زبان سے تو کہہ دیا ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں، مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے، اور دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے (کھلے بندوں) یہودیت کا دین اختیار کرلیا ہے۔ یہ لوگ جھوٹی باتیں کان لگا لگا کر سننے والے ہیں (33) (اور تمہاری باتیں) ان لوگوں کی خاطر سنتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آئے (34) جو (اللہ کی کتاب کے) الفاظ کا موقع محل طے ہوجانے کے بعد بھی ان میں تحریف کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو اس کو قبول کرلینا اور اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو بچ کر رہنا۔ اور جس شخص کو اللہ فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرلے تو اسے اللہ سے بچانے کے لیے تمہارا کوئی زور ہرگز نہیں چل سکتا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) اللہ نے ان کے دلوں کو پاک کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ (35) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور انہی کے لیے آخرت میں زبردست عذاب ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

32: یہاں سے آیت نمبر : 50 تک کی آیتیں کچھ خاص واقعات کے پس منظر میں نازل ہوئی ہیں، جن میں کچھ یہودیوں نے اپنے کچھ جھگڑے اس امید پر آنحضرت ﷺ کے پاس لانے کا ارادہ کیا تھا کہ آپ ان کا فیصلہ ان کی خواہش کے مطابق کریں گے، ان میں سے ایک واقعہ تو یہ تھا کہ خیبر کے دو شادی شدہ یہودی مرد و عورت نے زنا کرلیا تھا، جس کی سزا خود تورات میں یہ مقرر تھی کہ ایسے مرد و عورت کو سنگسار کرکے ہلاک کیا جائے، یہ سزا موجودہ تورات میں بھی موجود ہے (دیکھئے استثناء : 22، 23، 24) لیکن یہودیوں نے اس کو چھوڑ کر کوڑوں اور منہ کالا کرنے کی سزا مقرر کر رکھی تھی، شاید وہ یہ چاہتے تھے کہ اس سزا میں بھی کمی ہوجائے اس لئے انہوں نہ یہ سوچا کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت میں بہت سے احکام تورات کے احکام کے مقابلے میں نرم ہیں، اس لئے اگر آپ سے فیصلہ کرایا جائے تو شاید آپ کوئی نرم فیصلہ کریں اور یہ مرد و عورت سنگساری کی سزا سے بچ جائیں، اس غرض کے لئے خیبر کے یہودیوں نے مدینہ منورہ میں رہنے والے کچھ یہودیوں کو جن میں سے کچھ منافق بھی تھے، ان مجرموں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا، مگر ساتھ ہی انہیں یہ تاکید کی کہ اگر آپ سنگساری کے سوا کوئی اور فیصلہ کریں تو اسے قبول کرلینا اور اگر سنگساری کا فیصلہ کریں تو قبول مت کرنا، چنانچہ یہ لوگ آپ کے پاس آئے، آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتادیا گیا تھا کہ اس کی سزا سنگساری ہے، جسے سن کر وہ بوکھلا گئے، آپ نے انہی سے پوچھا کہ تورات میں اس کی سزا کیا ہے، شروع میں انہوں نے چھپانے کی کوشش کی مگر آخر میں جب آپ نے ان کے ایک بڑے عالم ابن صوریا کو قسم دی اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو پہلے خود یہودی عالم تھے ان کا پول کھول دیا تو وہ مجبور ہوگیا اور اس نے تورات کی وہ آیت پڑھ دی جس میں زنا کی سزا سنگساری بیان کی گئی تھی، اور یہ بھی بتایا کہ تورات کا حکم تو یہی تھا مگر ہم میں سے غریب لوگ یہ جرم کرتے تو یہ سزا ان پر جاری کی جاتی تھی اور کوئی مال دار یا باعزت گھرانے کا آدمی یہ جرم کرتا تو اسے کوڑوں وغیرہ کی سزا دے دیا کرتے تھے، پھر رفتہ رفتہ سبھی کے لئے سنگساری کی سزا کو چھوڑدیا گیا، اس قسم کا ایک دوسرا واقعہ بھی پیش آیا تھا جس کی تفصیل نیچے آیت نمبر 45 کی تشریح : میں آرہی ہے۔

33: یعنی یہودیوں کے پیشوا جو جھوٹی بات تورات کی طرف منسوب کر کے بیان کردیتے ہیں، اور وہ ان کی خواہشات کے مطابق ہوتی ہے تو یہ اسے بڑے شوق سے سنتے اور اس پر یقین کرلیتے ہیں، چاہے وہ تورات کے صاف اور صریح احکام کے خلاف ہو اور یہ لوگ جانتے ہوں کہ ان کے پیشواؤں نے رشوت لے کر یہ بات بیان کی ہے۔

34: اس سے ان یہودیوں کی طرف اشارہ ہے جو خود تو آنحضرت ﷺ کے پاس نہیں آئے، لیکن ان یہودیوں اور منافقوں کو آپ کے پاس بھیج دیا۔ جو لوگ آئے تھے وہ آنحضرت ﷺ کی بات اس لیے سننے آئے تھے کہ آپ کا موقف سننے کے بعد ان لوگوں کو مطلع کریں جنہوں نے ان کو بھیجا تھا۔

35: چونکہ یہ دنیا آزمائش ہی کے لئے بنائی گئی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو زبردستی راہ راست پر لاکر اس کے دل کو پاک نہیں کرتا جو ضد پر اڑا ہوا ہو، یہ پاکیزگی انہی کو عطا ہوتی ہے جو حق کی طلب رکھتے ہوں اور خلوص کے ساتھ اسے قبول کریں۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 42

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

سَمّٰعُوْنَ : جاسوسی کرنے والے لِلْكَذِبِ : جھوٹ کے لیے اَكّٰلُوْنَ : بڑے کھانے والے لِلسُّحْتِ : حرام فَاِنْ : پس اگر جَآءُوْكَ : آپ کے پاس آئیں فَاحْكُمْ : تو فیصلہ کردیں آپ بَيْنَهُمْ : ان کے درمیان اَوْ : یا اَعْرِضْ : منہ پھیر لیں عَنْهُمْ : ان سے وَاِنْ : اور اگر تُعْرِضْ : آپ منہ پھیر لیں عَنْهُمْ : ان سے فَلَنْ : تو ہرگز يَّضُرُّوْكَ : آپ کا نہ بگاڑ سکیں گے شَيْـًٔا : کچھ وَاِنْ : اور اگر حَكَمْتَ : آپ فیصلہ کریں فَاحْكُمْ : تو فیصلہ کریں بَيْنَهُمْ : ان کے درمیان بِالْقِسْطِ : انصاف سے اِنَّ اللّٰهَ : بیشک اللہ يُحِبُّ : دوست رکھتا ہے الْمُقْسِطِيْنَ : انصاف کرنے والے

یہ کان لگا لگا کر جھوٹی باتیں سننے والے، جی بھر بھر کر حرام کھانے والے ہیں۔ (36) چنانچہ اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو چاہے ان کے درمیان فیصلہ کردو، اور چاہے ان سے منہ موڑ لو (37) اگر تم ان سے منہ موڑ لو گے تو یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، اور اگر فیصلہ کرنا ہو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یقینا اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

36 : یہاں حرام سے مراد وہ رشوت ہے جس کی خاطر یہودی پیشوا تورات کے احکام میں تبدیلیاں کردیتے تھے۔

37 : جو یہودی فیصلہ کرانے آئے تھے ان سے جنگ بندی کا معاہدہ تو تھا مگر وہ باقاعدہ اسلامی حکومت کے شہری نہیں تھے، اس لئے آپ کو یہ اختیار دیا گیا کہ چاہیں تو ان کا فیصلہ کردیں اور چاہیں تو انکار فرمادیں، ورنہ جو غیر مسلم اسلامی حکومت کے باقاعدہ شہری بن جائیں ملک کے عام قوانین میں ان کا فیصلہ بھی اسلامی شریعت کے مطابق ہی کرنا ضروری ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے البتہ ان کے خاص مذہبی قوانین جو نکاح طلاق اور وراثت وغیرہ سے متعلق ہیں ان میں انہی کے مذہب کے مطابق فیصلہ انہی کے ججوں کے ذریعے کروایا جاتا ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 43

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وَكَيْفَ : اور کیسے يُحَكِّمُوْنَكَ : وہ آپ کو منصف بنائیں گے وَعِنْدَهُمُ : جبکہ ان کے پاس التَّوْرٰىةُ : توریت فِيْهَا : اس میں حُكْمُ اللّٰهِ : اللہ کا حکم ثُمَّ : پھر يَتَوَلَّوْنَ : پھرجاتے ہیں مِنْۢ بَعْدِ : بعد ذٰلِكَ : اس
وَمَآ : اور نہیں اُولٰۗىِٕكَ : وہ لوگ بِالْمُؤْمِنِيْنَ : ماننے والے

اور یہ کیسے تم سے فیصلہ لینا چاہتے ہیں جبکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا فیصلہ درج ہے ؟ پھر اس کے بعد (فیصلے سے) منہ بھی پھیر لیتے ہیں (38) دراصل یہ ایمان والے نہیں ہیں۔

38 : اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ تورات کے احکام سے منہ موڑلیتے ہیں اور یہ بھی کہ حضور اقدس ﷺ سے فیصلے کی درخواست کرنے کے باجود جب آپ فیصلہ سناتے ہیں تو اس سے منہ موڑلیتے ہیں۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم)

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

رَبطِ آیات

معارف القرآن

از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلاصہ تفسیر

بیان القرآن

از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل

معارف القرآن

از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَ مَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

ربطِ آیات از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سورۃ مائدہ کے تیسرے رکوع میں اہل کتاب کا ذکر چلا آرہا تھا، درمیان میں قدر قلیل اور بعض مضامین خاص خاص مناسبات سے آگئے تھے۔ اب آگے پھر اہل کتاب ہی کا ذکر دور تک چلا گیا ہے۔ اہل کتاب میں یہود و نصاریٰ کے دو فرقے تو تھے ہی، ایک تیسرا فرقہ اور شامل ہوگیا تھا، جو حقیقت میں یہودی تھے، مگر منافقانہ طور پر مسلمان ہوگئے تھے۔ مسلمانوں کے سامنے اپنا اسلام ظاہر کرتے تھے اور اپنے ہم مذہب یہودیوں میں بیٹھتے تو اسلام اور مسلمانوں کا استہزاء کرتے تھے، مذکورہ تین آیتیں انہی تینوں فرقوں کے ایسے اعمال سے اور حالات سے متعلق ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایات کے مقابلہ میں اپنی خواہشات اور رائیوں کو مقدم رکھتے ہیں اور احکام و ہدایات کے مقابلہ میں اپنی خواہشات اور رائیوں کو مقدم رکھتے ہیں اور احکام و ہدایات میں تاویلیں کرکے اپنی خواہشات کے مطابق بنانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ آیات مذکورہ میں ایسے لوگوں کی دنیا و آخرت میں رسوائی اور انجام بد کا بیان ہے۔ اس کے ضمن میں مسلمانوں کے لئے چند اصول ہدایات اور احکام شرعیہ کا بیان ہے۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 138-139

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

شانِ نُزول

معارف القرآن

از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلاصہ تفسیر

بیان القرآن

از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل

معارف القرآن

از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیات مذکورہ کے نزول کا سبب دو واقعات ہیں جو رسول کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مدینہ کے قرب و جوار میں رہنے والے یہودی قبائل میں پیش آئے۔ ایک واقعہ قتل و قصاص کا اور دوسرا واقعہ زنا اور اس کی سزا کا ہے۔

یہ بات تو کسی تاریخ عالم کے جاننے والے پر مخفی نہیں کہ اسلام سے پہلے ہر جگہ، ہر خطہ اور ہر طبقہ میں ظلم و جور کی حکومت تھی، قوی ضعیف کو، عزت والا بےعزت کو غلام بنائے رکھتا تھا۔ قوی اور عزت والے کے لئے قانون اور تھا اور کمزور و بےعزت کے لئے قانون دوسرا تھا۔ جیسے آج بھی اپنے آپ کو مہذب اور متمدّن کہنے والے بہت سے ممالک میں کالے اور گورے کا قانون الگ الگ ہے۔ محسن انسانیت رسول عربی ﷺ نے ہی آکر ان امتیازات کو مٹایا۔ اولاد آدم کے حقوق کی مساوات کا اعلان کیا اور انسان کو انسانیت اور آدمیت کا سبق دیا۔ رسول کریم ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے سے پہلے حوالی مدینہ میں یہود کے دو قبیلے بنو قریظہ اور بنو نضیر آباد تھے۔ ان میں سے بنو نضیر قوت و شوکت اور دولت و عزت میں بنو قریظہ سے زیادہ تھے۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 139

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ لوگ آئے دن بنو قریظہ پر ظلم کرتے رہتے تھے اور وہ چار ونا چار اس کو سہتے تھے۔ یہاں تک کہ بنو نضیر نے بنو قریظہ کو اس ذلت آمیز معاہدہ پر مجبور کیا کہ اگر بنو نضیر کا کوئی آدمی بنو قریظہ کے کسی شخص کو قتل کر دے تو اس کا قصاص یعنی جان کے بدلے میں جان لینے کا ان کو حق نہ ہوگا۔ بلکہ صرف ستر وسق کھجوریں اس کے خون بہا کے طور پر ادا کی جائیں گی۔ (وسق عربی اوزان کا ایک پیمانہ ہے جو ہمارے وزن کے اعتبار سے تقریباً پانچ من دس سیر کا ہوتا ہے) اور اگر معاملہ برعکس ہو کہ بنو قریظہ کا کوئی آدمی بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کر دے تو قانون یہ ہوگا کہ اس کے قاتل کو قتل بھی کیا جائے گا اور ان سے خون بہا بھی لیا جائے گا۔ اور وہ بھی بنو نضیر کے خون بہا سے دوگنا یعنی ایک سو چالیس وسق کھجوریں اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ ان کا مقتول اگر عورت ہوگی تو اس کے بدلہ میں بنو قریظہ کے ایک مرد کو قتل کیا جائے گا۔ اور اگر مقتول مرد ہے تو اس کے معاوضہ میں بنو قریظہ کے آزاد کو قتل کیا جائے گا۔ اور اگر بنو نضیر کے آدمی کا کسی نے ایک ہاتھ کاٹا ہے تو بنو قریظہ کے آدمی کے دو ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

18

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 139-140

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ قانون تھا جو اسلام سے پہلے ان دونوں قبیلوں کے درمیان رائج تھا اور بنو قریظہ اپنی کمزوری کی بناء پر اس کے ماننے پر مجبور تھے۔

جب رسول کریم ﷺ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے اور مدینہ ایک دار السلام بن گیا یہ دونوں قبائل ہنوز نہ اسلام میں داخل ہوئے تھے نہ کسی معاہدہ کی رو سے اسلامی احکام کے پابند تھے، مگر اسلامی قانون کی عدل گستری اور عام سہولتوں کو دور سے دیکھ رہے تھے، اس عرصہ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ بنو قریظہ کے ایک آدمی نے بنو نضیر کے کسی آدمی کو مارڈالا، تو بنو نضیر نے معاہدہ مذکور کے مطابق بنو قریظہ سے دوگنی دیت یعنی خون بہا کا مطالبہ کیا۔ بنو قریضہ اگرچہ نہ اسلام میں داخل تھے، نہ نبی کریم ﷺ سے اس وقت ان کا کوئی معاہدہ تھا۔ لیکن یہ لوگ یہودی تھے۔ ان میں بہت سے لکھے پڑھے لوگ بھی تھے جو تورات کی پیشین گوئیوں کے مطابق جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ ہی نبی آخر الزماں ہیں۔ جن کے آنے کی خوشخبری توریت نے دی ہے۔ مگر تعصب مذہبی یا دنیوی لالچ کی وجہ سے ایمان نہ لائے تھے۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 140

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَ مَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور یہ بھی دیکھ رہے تھے کہ آپ ﷺ کا مذہب مساوات انسانی اور عدل و انصاف کا علمبردار ہے۔ اس لئے بنو نضیر کے ظلم سے بچنے کے لیے ان کو ایک سہار ملا اور انہوں نے دوگنی دیت دینے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ ہم تم ایک ہی خاندان سے ہیں۔ ایک ہی وطن کے باشندے ہیں اور ہم دونوں کا مذہب بھی ایک یعنی یہودیت ہے۔ یہ غیر منصفانہ معاملہ جو آج تک تمہاری زبردستی اور ہماری کمزوری کے سبب ہوتا رہا اب ہم اس کو گوارا نہ کریں گے۔

اس جواب پر بنو نضیر میں اشتعال پیدا ہوا اور قریب تھا کہ جنگ چھڑ جائے، مگر پھر کچھ بڑے بوڑھوں کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ اس معاملہ کا فیصلہ آنحضرت ﷺ سے کرایا جائے، بنو قریظہ کی تو یہ عین مراد تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ بنو نضیر کے ظلم کو برقرار نہ رکھیں گے۔ بنو نضیر بھی باہمی گفت و شنید اور صلح کی بناء پر اس کے لئے مجبور تو ہوگئے مگر اس میں یہ سازش کی کہ آپ ﷺ کے پاس مقدمہ کے جانے سے پہلے کچھ ایسے لوگوں کو آگے بھیجا جو اصل میں تو انہی کے ہم مذہب یہودی تھے، مگر منافقانہ طور پر اسلام کا اظہار کرکے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے جاتے تھے۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 140-141

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور مطلب ان کا یہ تھا کہ یہ لوگ کسی طرح مقدمہ اور اس کے فیصلہ سے پہلے اس معاملہ میں آنحضرت ﷺ کا عندیہ اور نظریہ معلوم کرلیں اور یہی تاکید ان لوگوں کو کردی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے مطالبہ کے موافق فیصلہ فرما دیا تو اس کو قبول کرلینا اور اس کے خلاف کوئی حکم آیا تو ماننے کا وعدہ نہ کرنا۔

سبب نزول کا یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ بغوی نے نقل کیا ہے اور مسند احمد و ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس کا خلاصہ منقول ہے (مظہری)۔

اسی طرح ایک دوسرا واقعہ زنا کا ہے جس کی تفصیل بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح نقل کی ہے کہ خیبر کے یہودیوں میں یہ واقعہ پیش آیا اور تورات کی مقرر کردہ سزا کے موافق ان دونوں کو سنگسار کرنا لازم تھا۔ مگر یہ دونوں کسی بڑے خاندان کے آدمی تھے۔ یہودیوں نے اپنی قدیم عادت کے موافق یہ چاہا کہ ان کے لئے سزا میں نرمی کی جائے۔ اور ان کو یہ معلوم تھا کہ مذہب اسلام میں بڑی سہولتیں دی گئی ہیں۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 141

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۭ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَ مَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس بناء پر اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ اسلام میں اس سزا میں بھی تخفیف ہوگی، خیبر کے لوگوں نے اپنی برادری بنی قریظہ کے لوگوں کے پاس پیغام بھیجا کہ اس معاملہ کا فیصلہ محمد ﷺ سے کرا دیں اور دونوں مجرموں کو بھی ساتھ بھیج دیا۔ منشاء ان کا بھی یہ تھا کہ اگر آپ ﷺ کوئی ہلکی سزا جاری کردیں تو مان لیا جائے ورنہ انکار کردیا جائے۔ بنو قریظہ کو پہلے تو تردّد ہوا کہ معلوم نہیں آپ ﷺ کیسا فیصلہ کریں اور وہاں جانے کے بعد ہمیں ماننا پڑے، مگر کچھ دیر گفتگو کے بعد یہی فیصلہ رہا کہ ان کے چند سردار حضور ﷺ کی خدمت میں ان مجرموں کو لے جائیں اور آپ ﷺ ہی سے اس کا فیصلہ کرائیں۔

چناچہ کعب ابن اشرف وغیرہ کا ایک وفد ان کو ساتھ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ شادی شدہ مرد و عورت اگر بدکاری میں مبتلا ہوں تو ان کی کیا سزا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میرا فیصلہ مانو گے ؟ انہوں نے اقرار کیا، اس وقت جبریل امین اللہ تعالیٰ کا یہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ ان کی سزا سنگسار کرکے قتل کردینا ہے۔ ان لوگوں نے جب یہ فیصلہ سنا تو بوکھلا گئے اور ماننے سے انکار کردیا۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 141

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جبریل ؑ نے رسول اللہ ﷺ کو مشورہ دیا کہ آپ ان لوگوں سے یہ کہیں کہ میرے اس فیصلہ کو ماننے یا نہ ماننے کے لئے ابن صوریا کو حَکَم بنادو۔ اور ابن صوریا کے حالات وصفات رسول کریم ﷺ کو بتلا دئیے۔ آپ ﷺ نے آنے والے وفد سے کہا کہ کیا تم اس نوجوان کو پہچانتے ہو جو سفید رنگ مگر ایک آنکھ سے معذور ہے۔ فدک میں رہتا ہے جس کو ابن صوریا کہا جاتا ہے۔ سب نے اقرار کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ آپ لوگ اس کو کیسا سمجھتے ہیں ؟ انہوں نے کہا کہ علماء یہود میں روئے زمین پر اس سے بڑا کوئی عالم نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس کو بلاؤ۔

چناچہ وہ آگیا، آپ ﷺ نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ اس صورت میں تورات کا حکم کیا ہے ؟ یہ بولا، کہ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم آپ ﷺ نے مجھ کو دی ہے۔ اگر آپ ﷺ قسم نہ دیتے اور مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ غلط بات کہنے کی صورت میں تورات مجھے جلا ڈالے گی تو میں یہ حقیقت ظاہر نہ کرتا، حقیقت یہ ہے کہ حکم اسلام کی طرح تورات میں بھی یہ ہی حکم ہے کہ ان دونوں کو سنگسار کرکے قتل کرایا جائے۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 141-142

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

شانِ نُزول از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم پر کیا آفت آئی کہ تم تورات کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو، ابن صوریا نے بتلایا کہ اصل بات یہ ہے کہ زنا کی سزا، شرعی تو ہمارے مذہب میں یہ ہی ہے، مگر ہمارا ایک شہزادہ اس جرم میں مبتلا ہوگیا۔ ہم نے اس کی رعایت کرکے چھوڑ دیا، سنگسار نہیں کیا۔ پھر یہی جرم ایک معمولی آدمی سے سرزد ہوا، اور ذمہ داروں نے اس کو سنگسار کرنا چاہا تو مجرم کے جتھہ کے لوگوں نے احتجاج کیا کہ اگر شرعی سزا اس کو دینی ہے تو اس سے پہلے شہزادے کو دو ، ورنہ ہم اس پر یہ سزا جاری نہ ہونے دیں گے۔ یہ بات بڑھی تو سب نے مل کر صلح کرلی کہ سب کے لئے ایک ہی ہلکی سزا تجویز کردی جائے اور تورات کا حکم چھوڑ دیا جائے۔ چناچہ ہم نے کچھ مار پیٹ اور منہ کالا کر کے جلوس نکالنے کی سزا تجویز کردی اور اب یہی سب میں رواج ہوگیا۔

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 142

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

اے رسول ﷺ جو لوگ کفر (کی باتوں) میں دوڑ دوڑ گرتے ہیں (یعنی بے تکلف رغبت سے ان باتوں کو کرتے ہیں) آپ ﷺ کو وہ مغموم نہ کریں (یعنی آپ ﷺ ان کے کفریات سے مغموم و متاسف نہ ہوں) خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو اپنے منہ سے تو (جھوٹ موٹ) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل یقین (یعنی ایمان) لائے نہیں (مراد منافقین ہیں جو کہ ایک واقعہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے) اور خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو کہ یہودی ہیں (جیسا دوسرے واقعہ میں یہ لوگ حاضر ہوئے تھے) یہ (دونوں قسم کے) لوگ (پہلے سے دین کے باب میں اپنے علمائے محرفین سے) غلط باتیں سننے کی خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہیں، جس قوم کے یہ حالات ہیں کہ (ایک تو) وہ آپ کے پاس (فرط تکبر و عداوت سے خود) نہیں آئے (بلکہ دوسروں کو بھیجا، اور دوسروں کو بھیجا بھی تو طلب حق کے لئے نہیں بلکہ شاید اپنے احکام محرفہ کے موافق کوئی بات مل جائے، کیوں کہ پہلے سے) کلام (الہٰی) بعد اس کے کہ وہ (کلام) اپنے (صحیح) مواقع پر (قائم) ہوتا ہے (لفظاً یا معنیً یا دونوں طرح) بدلتے رہتے ہیں (چنانچہ اسی عادت کے موافق خون بہا اور رجم کے حکم کو بھی اپنے رسم مخترع سے بدل دیا، پھر اس احتمال سے کہ شاید شریعت محمدیہ ﷺ سے اس رسم کو سہارا لگ جائے یہاں اپنے جاسوسوں کو بھیجا۔ تیسرے صرف یہی نہیں کہ اپنی رسم محرّف کے موافق بات کی تلاشی ہی تک رہتے بلکہ مزید یہ ہے کہ جانے والوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم کو (وہاں جاکر) یہ حکم (محرف) ملے تب تو اس کو قبول کرلینا (یعنی اس کے موافق عملدرامد کرنے کا اقرار کرلینا) اور اگر تم کو یہ حکم (محرف) نہ ملے تو (اس کے قبول کرنے سے) احتیاط رکھنا

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

(پس اس بھیجنے والی قوم میں جن کی جاسوسی کرنے یہ لوگ آئے ہیں چند خرابیاں ہوئیں۔ اول تکبر و عداوت جو سبب ہے خود حاضر نہ ہونے کا۔ دوسرے طلب حق نہ ہونا بلکہ حق کو محرف کرکے اس کی تائید کی فکر ہونا۔ تیسرے اوروں کو بھی قبول حق سے روکنا۔ یہاں تک آنے والوں اور بھیجنے والوں کی الگ الگ مذمت تھی۔ آگے ان سب کی مذمت ہے) اور (اصل یہ ہے کہ) جس کا خراب (اور گمراہ) ہونا خدا ہی کو منظور ہو (گو یہ تخلیقی منظوری اس گمراہ کے عزم گمراہی کے بعد ہوتی ہے) تو اس کے لئے اللہ سے (اے عام مخاطب) تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا (کہ اس گمراہی کو نہ پیدا ہونے دے، یہ تو ایک عام قاعدہ ہوا اب یہ سمجھو کہ) یہ لوگ ایسے (ہی) ہیں خدا تعالیٰ کو ان کے دلوں کا (کفریات سے) پاک کرنا منظور نہیں ہوا (کیونکہ یہ عزم ہی نہیں کرتے، اس لئے اللہ تعالیٰ تطہیر تخلیقی نہیں فرماتے بلکہ ان کے عزم گمراہی کی وجہ سے تخلیقاً ان کا خراب ہی ہونا منظور ہے۔ پس قاعدہ مذکور کے موافق کوئی شخص ان کو ہدایت نہیں کرسکتا، مطلب یہ ہے کہ جب یہ خود خراب رہنے کا عزم رکھتے ہیں اور عزم کے بعد اس فعل کی تخلیق عادت الٰہیہ ہے، اور تخلیق الٰہی کو کوئی روک نہیں سکتا، پھر ان کے اوپر آنے کی توقع کیا کی جائے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تسلی ہو سکتی ہے، جس سے کلام شروع بھی ہوا تھا۔ پس آغاز و انجام کلام کا مضمون تسلی سے ہوا۔ آگے ان اعمال کا ثمرہ فرماتے ہیں کہ) ان (سب) لوگوں کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان (سب) کے لئے سزائے عظیم ہے (یعنی دوزخ، چناچہ منافقین کی یہ رسوائی ہوئی کہ مسلمانوں کو ان کا نفاق معلوم ہوگیا۔ اور سب ذلت سے دیکھتے تھے اور یہود کے قتل و قید و جلاوطنی کا ذکر روایات میں مشہور ہے، اور عذاب ظاہر ہی ہے)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance
+966 562333573

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 42

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن؟)

یہ لوگ (دین کے باب میں) غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں (جیسا پہلے آچکا) بڑے حرام (مال) کے کھانے والے ہیں (اسی حرص نے ان کو احکام میں غلط بیانی کا جس کے عوض کچھ نذرانہ وغیرہ ملتا ہے خوگر کردیا۔ جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے) تو اگر یہ لوگ (اپنا کوئی مقدمہ لے کر) آپ ﷺ کے پاس (فیصلہ کرانے) آویں تو (آپ ﷺ مختار ہیں) خواہ آپ ﷺ ان (کے معاملہ) میں فیصلہ کر دیجئے یا ان کو ٹال دیجئے اور (اگر) آپ ﷺ (کی یہی رائے قرار پائے کہ آپ ﷺ) ان کو ٹال ہی دیں تو (یہ اندیشہ نہ کیجئے کہ شاید ناخوش ہو کر عداوت نکالیں کیونکہ) ان کی مجال نہیں کہ آپ ﷺ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں (کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے نگہبان ہیں) اور اگر (فیصلہ کرنے پر رائے قرار پائے اور) آپ ﷺ فیصلہ کریں تو ان میں عدل (یعنی قانون اسلام) کے موافق فیصلہ کیجئے، بیشک حق تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (اور اب وہ عدل منحصر ہوگیا ہے قانون اسلام میں۔ پس وہی لوگ محبوب ہوں گے جو اس قانون کے موافق فیصلہ کریں)

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 144

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 43

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿43﴾

اور وہ تجھ کو کس طرح منصف بنائیں گے اور ان کے پاس تو تورات ہے جس میں حکم ہے اللہ کا پھر اس کے پیچھے پھرے جاتے ہیں، اور وہ ہرگز ماننے والے نہیں ہیں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر : بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور (تعجب کی بات ہے کہ) وہ (دین کے معاملہ میں) آپ ﷺ سے کیسے فیصلہ کراتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں اللہ کا حکم (لکھا) ہے (جس کے ماننے کا ان کو دعویٰ ہے۔ اول تو یہی بات بعید ہے) پھر (یہ تعجب اس سے اور پختہ ہوگیا کہ) اس (فیصلہ لانے) کے بعد (جب آپ ﷺ کا فیصلہ سنتے ہیں تو اس فیصلہ سے بھی) ہٹ جاتے ہیں (یعنی اول تو اس حالت میں فیصلہ لانے ہی سے تعجب ہوتا تھا۔ لیکن اس احتمال سے رفع ہوسکتا تھا کہ شاید آپ ﷺ کا حق پر ہونا ان پر واضح ہوگیا ہو اس لئے آگئے ہوں۔ لیکن جب اس فیصلہ کو نہ مانا تو وہ تعجب پھر تازہ ہوگیا کہ اب تو وہ احتمال بھی نہ رہا۔ پھر کیا بات ہوگی جس کے واسطے یہ فیصلہ لائے ہیں) اور (اسی سے ہر عاقل کو اندازہ ہوگیا کہ) یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں (یہاں اعتقاد سے نہیں آئے اپنے مطلب کے واسطے آئے تھے اور جب نہ ماننا عدم اعتقاد کی دلیل ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ان کو اعتقاد نہیں اسی طرح اپنی کتاب کے ساتھ بھی پورا اعتقاد نہیں ورنہ اس کو چھوڑ کر کیوں آتے۔ غرض دونوں طرف سے گئے کہ جس سے انکار ہے اس سے بھی اعتقاد نہیں اور جس سے دعویٰ اعتقاد ہے اس سے بھی نہیں۔)

معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 144

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 41

www.rememberallah.org

درس تفسیر

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ تین آیتیں اور ان کے بعد کی آیات جن اسباب و واقعات کے ماتحت نازل ہوئی ہیں ان کا تفصیلی بیان پہلے آچکا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودیوں کی یہ پرانی خصلت تھی کہ کبھی اقرباء پروری کے تحت، کبھی جاہ و مال کے لالچ میں لوگوں کی خواہش کے مطابق فتوی بنادیا کرتے تھے۔ خصوصاً سزاؤں کے معاملہ میں یہ عام رواج ہوگیا تھا کہ جب کسی بڑے آدمی سے جرم سرزد ہوتا تو تورات کی سخت سزا کو معمولی سزا میں تبدیل کردیتے تھے۔ ان کے اسی حال کو آیت مذکورہ میں ان الفاظ سے بیان فرمایا ہے: يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ۔

جب رسول کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے اور شریعت اسلام کا عجیب و غریب نظام ان کے سامنے آیا جس میں سہولت و آسانی کی بڑی رعایتیں بھی تھیں اور جرائم کے انسداد کے لئے سزاؤں کا ایک معقول انتظام بھی، اس وقت ان لوگوں کو جو تورات کی سخت سزاؤں کو بدل کر آسان کرلیا کرتے تھے یہ موقعہ بھی ہاتھ آیا کہ ایسے معاملات میں رسول کریم ﷺ کو حَکَم بنادیں، تاکہ آپ کی شریعت کے آسان اور نرم احکام سے فائدہ بھی اٹھالیں۔ اور تحریف تورات کے مجرم بھی نہ بنیں، مگر اس میں بھی یہ شرارت رہتی تھی کہ باقاعدہ حکم بنانے سے پہلے کسی ذریعہ سے اپنے معاملے کا حکم بطور فتویٰ کے معلوم کرلیں۔ پھر آپ ﷺ کا یہ حکم اگر اپنی خواہشات کے موافق ہو تو حکم بنا کر فیصلہ کرا لیں ورنہ چھوڑ دیں۔ اس سلسلہ کے جو واقعات ذکر کئے گئے ہیں ان میں چونکہ آنحضرت ﷺ کو اذیت پہنچی تھی اس لئے شروع آیت میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی کہ اس پر آپ مغموم نہ ہوں یہ انجام کار آپ ﷺ کے لئے خیر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پھر یہ اطلاع دی کہ یہ لوگ مخلصانہ طور پر آپ ﷺ کو حَکَم نہیں بنا رہے، بلکہ ان کی نیتوں میں فساد ہے، پھر بعد کی آیت میں آپ ﷺ کو اختیار دیا کہ آپ ﷺ چاہیں ان کے معاملہ کا فیصلہ فرمادیں یا ٹال دیں، آپ ﷺ کو اختیار ہے۔ اور یہ بھی اطلاع دے دی کہ اگر آپ ﷺ ٹالنا چاہیں تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، ۔ (آیت) فاحکم بینھم اواعرض عنھم الآیۃ کا یہی مضمون ہے۔ اور اس کے بعد کی آیت میں ارشاد ہے کہ اگر آپ ﷺ فیصلہ دینا ہی پسند کریں تو اس میں آپ کو یہ ہدایت دی گئی کہ فیصلہ عدل و انصاف کے مطابق ہونا چاہیے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ فیصلہ اپنی شریعت کے مطابق فرما دیں۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کی بعثت کے بعد تمام پہلی شریعتیں اور ان کے قوانین منسوخ ہوچکی ہیں۔ بجُز ان کے جن کو قرآن کریم اور شریعت مصطفوی ﷺ میں باقی رکھا گیا ہے۔ اسی لئے بعد کی آیات میں قانون الہٰی کے خلاف کسی دوسرے قانون یا رسم و رواج پر فیصلہ صادر کرنے کو ظلم اور فسق و کفر قرار دیا گیا ہے۔

درس تفسیر

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے مقدمات کا ضابطہ

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہودی جنہوں نے اپنے مقدمات کو رسول کریم ﷺ کی عدالت میں بھیجا نہ ان کا رسول کریم ﷺ اور آپ کی شریعت پر ایمان تھا۔ نہ یہ کہ مسلمانوں کے زیر حکم ذمی تھے۔ البتہ رسول کریم ﷺ سے ان کا معاہدہ ترک جنگ کا ہوگیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ چاہیں ٹال دیں اور چاہیں فیصلہ اپنی شریعت کے مطابق فرما دیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی کوئی ذمہ داری اسلامی حکومت پر نہیں ہے اور اگر یہ ذمی ہوتے اور اسلامی حکومت کی طرف رجوع کرتے تو حاکم مسلم پر فیصلہ کرنا فرض ہوتا، ٹال دینا جائز نہ ہوتا۔ کیونکہ ان کے حقوق کی نگرانی اور ان سے ظلم کا رفع کرنا حکومت اسلامیہ کا فرض ہے۔ اسی لئے آئندہ آنے والی ایک آیت میں یہ بھی ارشاد ہے(آیت) وان احکم بینھم۔ یعنی اگر یہ لوگ اپنا معاملہ آپ ﷺ کے پاس لائیں تو آپ ﷺ اس کا فیصلہ اپنی شریعت کے مطابق فرما دیں۔

اور دوسری آیت ان غیر مسلموں کے متعلق ہے جو مسلمانوں کے ذمی اسلامی ملک کے شہری اور زیر حکومت رہتے ہیں۔

اب یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ پہلی آیت اختیار اور دوسری آیت دونوں میں آنحضرت ﷺ کو ہدایت یہ ہے کہ جب ان غیر مسلموں کے معاملہ میں فیصلہ کریں تو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم یعنی اپنی شریعت کے مطابق کریں۔ ان غیر مسلموں کی خواہشات یا ان کے مذہب کے مطابق فیصلہ نہ دیں۔

www.rememberallah.org

درس تفسیر

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن؟)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مقام ہجر کے مجوسی اور نجران اور وادی قرای کے یہودی و نصاریٰ اسلامی حکومت کے ذمی بنے اور آنحضرت ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ مجوسیوں کے نزدیک اپنی ماں بہن سے بھی نکاح حلال ہے، اسی طرح یہود و نصاریٰ میں بغیر عدت گزرائے یا بغیر گواہوں کے نکاح معتبر ہے۔ مگر آپ ﷺ نے ان کے شخصی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں فرمائی اور ان کے نکاحوں کو برقرار تسلیم کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ غیر مسلم جو اسلامی حکومت کے باشندے ہیں ان کے شخصی اور ذاتی اور مذہبی معاملات کا فیصلہ انہی کے مذہب و خیال پر چھوڑا جائے گا اور اگر فصل مقدمات کی ضرورت پیش آئے گی تو انہی کے مذہب کا حاکم مقرر کرکے فیصلہ کرایا جائے گا۔

البتہ اگر یہ حاکم مسلم کے پاس رجوع ہوں اور اس کے فیصلہ پر فریقین رضامند ہوں تو پھر مسلم حاکم فیصلہ اپنی شریعت کے مطابق ہی کرے گا، کیونکہ اب وہ فریقین کی طرف سے بنائے ہوئے ثالث کا حکم رکھتا ہے۔ آیت کریمہ (آیت) وان احکم بینھم بما انزل اللہ۔ جو آگے آنے والی ہے، اس میں شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ دینے کا حکم جو نبی کریم ﷺ کو دیا گیا ہے تو اس بناء پر کہ معاملہ قانون عام یعنی جنرل قانون کا ہے جس میں کسی فرقہ کو مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا۔ اور یا اس بناء پر کہ یہ لوگ خود رسول کریم ﷺ کو حَکَم تسلیم کرکے آپ ﷺ ہی سے فیصلہ کرنے کے لئے آئے تو ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کا فیصلہ نہ ہی ہونا چاہیے جس پر آپ ﷺ کا ایمان ہے اور آپ کی شریعت کا حکم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿41﴾

اے رسول غم نہ کر ان کا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئی بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانا چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کرلینا، اور اگر یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جسکو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کرسکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے، ان کو دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہرحال آیات مذکور میں سے پہلی آیت میں اول آنحضرت ﷺ کو تسلی دی گئی۔ اس کے بعد یہودیوں کی سازش سے آپ ﷺ کو باخبر کیا گیا يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ سے آخر تک۔ اسی کا بیان ہے جس سے یہ انکشاف کرایا گیا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں آنے والا وفد منافقین کا ہے۔ جن کا خفیہ گٹھ جوڑ یہودیوں کے ساتھ ہے اور انہی کا بھیجا ہوا آ رہا ہے۔ اس کے بعد آنے والے وفد کی چند بری خصلتوں کا بیان فرما کر مسلمانوں کو اس کی برائی پر متنبہ فرمایا اور ضمنی طور پر یہ ہدایت فرما دی کہ یہ خصلتیں کافرانہ ہیں۔ ان سے بچنے اور دور رہنے کا اہتمام کیا جائے۔

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن- سورۃ نمبر 5 - سورۃ المائدہ آیت نمبر 41-43

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 42

www.rememberallah.org

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

یہود کی ایک بری خصلت

پہلی خصلت یہ بتائی سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۔ یعنی یہ لوگ جھوٹی اور غلط باتیں سننے کے عادی ہیں۔ اپنے کو عالم کہلانے والے غدار یہودیوں کے ایسے اندھے متبع ہیں کہ احکام تو ارت کی کھلی خلاف ورزی دیکھنے کے باوجود ان کی پیروی کرتے رہتے ہیں اور ان کی غلط سلط بیان کی ہوئی کہانیاں سنتے رہتے ہیں۔

عوام کے لئے علماء کے اتباع کا ضابطہ

اس میں جس طرح تحریف کرنے والوں اور احکام خدا و رسول میں غلط چیزیں شامل کرنے والوں کے لئے وعیدیں ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی سخت مجرم قرار دیا ہے جو ایسے لوگوں کو امام بنا کر موضوع اور غلط روایات سننے کے عادی ہوگئے ہیں اس میں مسلمانوں کے لئے ایک اہم اصولی ہدایت یہ ہے کہ اگرچہ جاہل عوام کے لئے دین پر عمل کرنے کا راستہ صرف یہی ہے کہ علماء کے فتوے اور تعلیم پر عمل کریں لیکن اس ذمہ داری سے عوام بھی بری نہیں کہ فتویٰ لینے اور عمل کرنے سے پہلے اپنے مقتداؤں کے متعلق اتنی تحقیق تو کرلیں جتنی کوئی بیمار کسی ڈاکٹر یا حکیم سے رجوع کرنے سے پہلے کیا کرتا ہے۔ کہ جاننے والوں سے تحقیق کرتا ہے کہ اس مرض کے لئے کونسا ڈاکٹر ماہر ہے، کون سا حکیم اچھا ہے۔ اس کی ڈگریاں کیا کیا ہیں۔ اس کے مطب میں جانے والے زیر علاج لوگوں پر کیا گزرتی ہے۔ اپنی امکانی تحقیق کے بعد بھی اگر وہ کسی غلط ڈاکٹر یا حکیم کے جال میں پھنس گیا یا اس نے کوئی غلطی کردی تو عقلاء کے نزدیک وہ قابل ملامت نہیں ہوتا۔ لیکن جو شخص بلا تحقیق کسی عطائی کے جال میں جا پھنسا اور پھر کسی مصیبت میں گرفتار ہوا تو وہ عقلاء کے نزدیک خود اپنی خودکشی کا ذمہ دار ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہی حال عوام کے لئے دینی امور کے بارے میں ہے کہ اگر انہوں نے اپنی بستی کے اہل علم و فن اور تجربہ کار لوگوں سے تحقیق حال کرنے کے بعد کسی عالم کو اپنا مقتدیٰ بنایا اور اس کے فتوے پر عمل کیا تو وہ عند الناس بھی معزور سمجھا جائے گا۔ اور عند اللہ بھی، ایسے ہی معاملہ کے متعلق حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہےفان اثمہ علی من افتی۔ یعنی ایسی صورت میں اگر عالم اور مفتی نے غلطی کرلی اور کسی مسلمان نے ان کے غلط فتوے پر عمل کرلیا تو اس کا گناہ اس پر نہیں بلکہ اس عالم و مفتی پر ہے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ اس عالم نے جان بوجھ کر ایسی غلطی کی ہو یا امکانی خور و خوض میں کمی کی ہو یا یہ کہ وہ عالم ہی نہ تھا اور لوگوں کو فریب دے کر اس منصب پر مسلط ہوگیا۔

لیکن اگر کوئی شخص بلا تحقیق محض اپنے خیال سے کسی کو عالم و مقتدیٰ قرار دے کر اس کے قول پر عمل کرے۔ اور وہ فی الواقع اس کا اہل نہیں تو اس کا وبال تنہا اس مفتی اور عالم پر نہیں ہے بلکہ یہ شخص بھی برابر کا مجرم ہے، جس نے تحقیق کئے بغیر اپنے ایمان کی باگ ڈور کسی ایسے شخص کے حوالہ کردی، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ ارشاد قرآنی آیا ہے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ ، یعنی یہ لوگ جھوٹی باتیں سننے کے عادی ہیں، اپنے مقتداؤں کے علم و عمل اور امانت و دیانت کی تحقیق کئے بغیر ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، اور ان سے موضوع اور غلط روایات سننے اور ماننے کے عادی ہوگئے ہیں۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم نے یہ حال یہودیوں کا بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو سنایا ہے کہ وہ اس سے محفوظ رہیں۔ لیکن آج کی دنیا میں مسلمانوں کی بہت بڑی بربادی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ دنیا کے معاملات میں تو بڑے ہوشیار، چُست و چالاک ہیں، بیمار ہوتے ہیں تو بہتر سے بہتر ڈاکٹر حکیم کو تلاش کرتے ہیں، کوئی مقدمہ پیش آتا ہے تو اچھے سے اچھا وکیل بیرسٹر ڈھونڈھ لاتے ہیں، کوئی مکان بنانا ہے تو اعلیٰ سے اعلیٰ آرکٹیکٹ اور انجنیئر کا سراغ لگا لیتے ہیں۔ لیکن دین کے معاملہ میں ایسے سخی ہیں کہ جس کی داڑھی اور کرتہ دیکھا اور کچھ الفاظ بولتے ہوئے سن لیا، اس کو مقتداء، عالم، مفتی، رہبر بنا لیا، بغیر اس تحقیق کے کہ اس نے باقاعدہ کسی مدرسہ میں بھی تعلیم پائی ہے یا نہیں ؟ علماء ماہرین کی خدمت میں رہ کر علم دین کا کچھ ذوق پیدا کیا ہے یا نہیں، کچھ علمی خدمات کی ہیں یا نہیں، سچے بزرگوں اور اللہ والوں کی صحبت میں رہ کر کچھ تقویٰ و طہارت پیدا کی ہے یا نہیں ؟

اس کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمانوں میں جو لوگ دین کی طرف متوجہ بھی ہوتے ہیں ان کا بہت بڑا حصہ جاہل واعظوں اور دکاندار پیروں کے جال میں پھنس کر دین کے صحیح راستہ سے دور جا پڑتا ہے، ان کا علم دین صرف وہ کہانیاں رہ جاتی ہیں جن میں نفس کی خواہشات پر زد نہ پڑے، وہ خوش ہیں کہ ہم دین پر چل رہے ہیں۔ اور بڑی عبادت کر رہے ہیں، مگر حقیقت وہ ہوتی ہے جس کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے(آیت) الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ۔ یعنی وہ لوگ ہیں جن کی سعی و عمل دنیا ہی میں برباد ہوچکی ہے اور وہ اپنے نزدیک یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے بڑا اچھا عمل کیا ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے ان منافق یہودیوں کا حال سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ کے لفظوں میں بیان کرکے ایک اہم اور بڑا اصول بتلادیا کہ جاہل عوام کو علماء کی پیروی تو ناگزیر ہے مگر ان پر لازم ہے کہ بلاتحقیق کسی کو عالم و مقتداء نہ بنالیں اور ناواقف لوگوں سے غلط سلط باتیں سننے کے عادی نہ ہوجائیں۔

یہود کی ایک دوسری بری خصلت

ان منافقین کی دوسری بری خصلت یہ بتلائی کہ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔ یعنی یہ لوگ بظاہر تو آپ ﷺ سے ایک دینی معاملہ کا حکم پوچھنے آئے ہیں لیکن در حقیقت ان کا مقصد نہ دین ہے نہ دینی معاملہ کا حکم معلوم کرنا ہے، بلکہ یہ ایک ایسی یہودی قوم کے جاسوس ہیں جو اپنے تکبر کی وجہ سے آپ ﷺ تک خود نہیں آئے، ان کی خواہش کے مطابق صرف یہ چاہتے ہیں کہ سزائے زنا کے بارے میں آپ ﷺ کا نظریہ معلوم کرکے ان کو بتلا دیں، پھر ماننے نہ ماننے کا فیصلہ خود کریں گے اس میں مسلمانوں کو اس پر تنبیہ ہے کہ کسی عالم دین سے فتویٰ دریافت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دریافت کرنے والے کی نیت حکم خدا اور رسول ﷺ کو معلوم کرکے اس کا اتباع کرنا ہو محض مفتیوں کی رائے معلوم کرکے اپنی خواہش کے موافق حکم تلاش کرنا کھلا ہوا اتباع نفس و شیطان ہے اس سے بچنا چاہیے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

تیسری بری خصلت کتاب اللہ کی تحریف

تیسری بری خصلت ان لوگوں کی یہ بیان فرمائی کہ یہ لوگ اللہ کے کلام کو اس کے موقع سے ہٹا کر غلط معنی پہناتے اور احکام خدا تعالیٰ کی تحریف کرتے ہیں، اس میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ تو ارت کے الفاظ میں کچھ رد و بدل کردیں، اور یہ بھی کہ الفاظ تو وہی رہیں ان کے معنی میں لغو قسم کی تاویل و تحریف کریں یہودی ان دونوں قسموں کی تحریف کے عادی ہیں۔

مسلمانوں کے لئے اس میں یہ تنبیہ ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے، اس میں لفظی تحریف کی تو کوئی جرأت نہیں کرسکتا، کہ لکھے ہوئے صحیفوں کے علاوہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ کلام میں ایک زیر و زبر کی غلطی کوئی کرتا ہے تو فوراً پکڑا جاتا ہے، معنوی تحریف بظاہر کی جاسکتی ہے اور کرنے والوں نے کی بھی ہے، مگر اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا ہے کہ اس امت میں قیامت تک ایک ایسی جماعت قائم رہے گی جو قرآن و سنت کے صحیح مفہوم کی حامل ہوگی، اور تحریف کرنے والوں کی قلعی کھول دے گی۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

چوتھی بری خصلت رشوت خوری

دوسری آیت میں ان کی ایک اور بری خصلت یہ بیان فرمائی ہے یہ لوگ سخت کھانے کے عادی ہیں، سُحت کے لفظی معنی کسی چیز کو جڑ بنیاد سے کھود کر برباد کرنے کے ہیں، اسی معنی میں قرآن کریم نے فرمایا ہے (آیت) فیسحتکم بعذاب، یعنی اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے تمہارا استیصال کر دے گا، یعنی تمہاری جڑ بنیاد ختم کردی جائے گی، قرآن مجید میں اس جگہ لفظ سحت سے مراد رشوت ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، ضحاک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ائمہ تفسیر نے اس کی تفسیر رشوت سے کی ہے۔

رشوت کو سحت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف لینے دینے والوں کو برباد کرتی ہے بلکہ پورے ملک و ملت کی جڑ بنیاد اور امن عامہ کو تباہ کرنے والی ہے، جس ملک یا جس محکمہ میں رشوت چل جائے وہاں قانون معطل ہو کر رہ جاتا ہے اور قانون ملک ہی وہ چیز ہے جس سے ملک و ملت کا امن برقرار رکھا جاتا ہے، وہ معطل ہوگیا تو نہ کسی کی جان محفوظ رہتی ہے نہ آبرو نہ مال، اس لئے شریعت اسلام میں اس کو سحت فرما کر اشد حرام قرار دیا ہے، اور اس کے دروازہ کو بند کرنے کے لئے امراء و حکام کو جو ہدیے اور تحفے پیش کئے جاتے ہیں ان کو بھی صحیح حدیث میں رشوت قرار دے کر حرام کردیا گیا ہے (جصاص)۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿42﴾

جاسوسی کرنے والے جھوٹ بولنے کے لیے اور بڑے حرام کھانے والے سو اگر آویں وہ تیرے پاس تو فیصلہ کردے ان میں یا منہ پھیر لے ان سے اور اگر تو منہ پھیر لے گا ان سے تو وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اور اگر تو فیصلہ کرے تو فیصلہ کر ان میں انصاف سے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

رشوت کی تعریف شرعی یہ ہے کہ جس کا معاوضہ لینا شرعاً درست نہ ہو اس کا معاوضہ لیا جائے، مثلاً جو کام کسی شخص کے فرائض میں داخل ہے اور اس کا پورا کرنا اس کے ذمہ لازم ہو اس پر کسی فریق سے معاوضہ لینا جیسے حکومت کے افسر اور کلرک سرکاری ملازمت کی رو سے اپنے فرائض ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں، وہ صاحب معاملہ سے کچھ لیں تو یہ رشوت ہے یا لڑکی کے ماں باپ اس کی شادی کرنے کے ذمہ دار ہیں کسی سے اس کا معاوضہ نہیں لے سکتے، وہ جس کو رشتہ دیں اس سے کچھ معاوضہ لیں تو وہ رشوت ہے، یا صوم و صلوٰۃ اور حج اور تلاوت قرآن عبادات ہیں جو مسلمان کے ذمہ ہیں، ان پر کسی سے کوئی معاوضہ لیا جائے تو وہ رشوت ہے۔ تعلیم قرآن اور امامت اس سے مستثنیٰ ہیں (علیٰ فتوی المتاخرین)۔

پھر جو شخص رشوت لے کر کسی کا کام حق کے مطابق کرتا ہے وہ رشوت لینے کا گناہگار ہے اور یہ مال اس کے لئے سُحت اور حرام ہے، اور اگر رشوت کی وجہ سے حق کے خلاف کام کیا تو یہ دوسرا شدید جرم، حق تلفی اور حکم خداوندی کو بدل دینے کا اس کے علاوہ ہوگیا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔

بحمد اللہ

سورۃ المائدہ

آیات 41-43

کا ترجمہ مع تفسیر مکمل ہوا

Hannanah Center
An Online Center for
Traditional Islamic Learning
and Spiritual Guidance
+966 562333573

www.rememberallah.org